

قرآن مجید کے ہر جملہ مستند کتابوں سے 383 احادیث سے 103 عقائد اہلسنت کا  
تبیین تمام احادیث عربی متن سہ اعراب اور مکمل عربی اور لفظ کتابوں کے حوالے کے ساتھ

# صحاح سنۃ اور عقائد اہل سنت

مولانا محمد شہباز قادری ترقی



زویا پبلشرز لاہور

ف: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔  
آپ ﷺ بھی اسی سے محبت فرماتے ہیں اور نرمی کرنے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں اور  
بشارت عطا فرماتے ہیں کہ اس پر میری محبت کی وجہ سے رب کریم بھی نرمی فرمائے  
گا۔

عشق سر کا ﷺ کی اک شرح جلالہ اول میں  
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

حدیث شریف: 229

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ  
أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ۔

(بخاری عربی کتاب الایمان حدیث نمبر 14 ص 6، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے  
والدین اور اس کی اولاد سے محبوب تر نہ ہوں۔

(بخاری عربی اردو جلد اول کتاب الایمان حدیث نمبر 13 ص 82، مطبوعہ مشیر برادرز

لاہور پاکستان)

ف: مومن وہی شخص ہو سکتا ہے جو اپنے پیارے مولیٰ ﷺ کو کائنات میں  
سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ صرف زبانی محبت نہیں بلکہ اپنے کردار سے بھی  
ثابت کرے۔ محبت ایسی نام نہاد نہ ہو کہ اپنے فرقے کے مولویوں کے لئے تو بڑے  
بڑے القابات لگائے جائیں اور ان کی تعریفیں کرتے ہوئے زمین و آسمان ایک  
کر دیئے جائیں مگر جب شان رسول ﷺ کی بات آئے تو یہ کہا جائے کہ حضور ﷺ  
کی اتنی تعریف مت کرو کہ اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دو ایسی محبت زبانی جمع خرچ ہے۔  
حقیقت ہے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حدیث شریف: 230

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ  
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَنْ  
كُنَّ فِيهِ وَجَدَ خَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يُكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لِمُحِبَّتِهِ، إِلَّا لِلَّهِ  
وَأَنْ يُكْرَهُ أَنْ يُعُوذَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي  
النَّارِ

(بخاری عربی کتاب الایمان حدیث نمبر 15، ص 6، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
جس میں بھی یہ یقین باتیں ہوں گی وہ لذت ایمان سے لطف اندوز ہوگا۔ یہ کہ اللہ اور  
اس کا رسول اس کو سب دنیا سے محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ کسی شخص سے محبت محض  
اللہ کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ کفر میں دوبارہ لوٹ کر آنا ایسے ہی ناپسند ہو جیسے  
آگ میں ڈالا جانا۔

(بخاری عربی اردو جلد اول کتاب الایمان حدیث نمبر 15، ص 83، مطبوعہ شبیر برادرز  
لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 231

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ  
حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى قِيَامُ  
السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ  
فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ  
الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَيْبَرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ إِلَّا أَنِّي  
أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ فَمَا  
رَأَيْتُ فَرَحَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا هَذَا  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ

(ترمذی عربی ابواب الزہد حدیث نمبر 2385، ص 544، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے بارگاہ  
رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ رسول  
اللہ ﷺ نماز سے اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ قیامت کے  
بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں  
ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا  
یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کے لئے نہ تو بہت نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی زیادہ  
روزے رکھے ہیں۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔  
رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور تو  
بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اسلام  
لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی اور بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا  
وہ اس بات سے خوش ہوئے یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی عربی اردو جلد دوم ابواب الزہد حدیث نمبر 269، ص 121، مطبوعہ فرید بک  
لاہور پاکستان)

ہی نجات کا وسیلہ ہے۔ اعمال کی قبولیت کی کوئی گارنٹی نہیں۔

ساتھ نمازیں بھی روزے بھی زکوٰۃ و حج بھی  
کام نہ آیا کوئی محشر میں ان کی محبت کے سوا

حدیث شریف: 233

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ بَنِي  
سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطِ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا بَكْرٍ جِئْنَا قُبُصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِي هَذَا عَامَ  
الْأَوَّلِ لَمْ يَكُنْ أَبُو بَكْرٍ لَمْ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْصَّدَقِ فَإِنَّهُ مَعَ  
النِّبْرِ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَ  
هُمَا فِي النَّارِ وَسَلُّوا لِلَّهِ الْمَعَاوَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُوْثَ أَحَدٌ بَعْدَ  
الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْمَعَاوَةِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا  
تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابِرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الدعاء، حدیث نمبر 3849 ص 550، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو بکر، علی بن محمد، سعید، شعبہ، یزید بن خمیر، سلیم بن عامر، اوسط  
الجبلی نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس کے ایک سال بعد ایک

حدیث شریف: 232

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَارَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ  
صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّيْتَ

(بخاری، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 6171 ص 1075، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ: شعبہ (بن حجاج) نے عمرہ بن مرہ سے انہوں نے سالم بن الجعد  
سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے  
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کی تیاری میں نہ تو زیادہ نمازیں پڑھیں ہیں  
اور نہ ہی روزے رکھے ہیں اور نہ ہی صدقہ کیا ہے لیکن میں اللہ عزوجل اور اس کے  
رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جن سے تو محبت کرتا ہوگا اس  
کے ساتھ ہوگا۔

(بخاری، عربی، اردو جلد سوم، کتاب الادب، حدیث نمبر 1102 ص 486، مطبوعہ شبیر برادرز  
لاہور پاکستان)

ن: صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نماز روزہ اور نہ ہی صدقات پر ناز تھا بلکہ  
ناز تھا تو فقط محبت رسول اکرم نور مجسم ﷺ پر تھا۔ ان کا ایمان تھا کہ محبت رسول ﷺ



بار ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ پچھلے سال میرے اس مقام پر نبی کریم ﷺ کھڑے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر فرمایا تم سچائی کو اپنے لئے لازم کرلو۔ کیونکہ اس کے ہمراہ نیکی بھی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں۔ جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ اس کے ساتھ برائی ہے۔ یہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تندرستی اور عافیت طلب کرو کیونکہ ایمان کے بعد صحت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد اور بغض نہ کرو۔ قطع رحمی اور قطع تعلقات سے بچو اور ایک دوسرے سے منہ موڑ کر پیٹھ نہ پھیرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب الدعاء بالصفوة العافیۃ، حدیث 1664، ص 440، مطبوعہ

فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: فراق رسول ﷺ میں رونا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت

ہے۔

غم فراق نبی ﷺ میں جو آنکھ سے نکلے

خدا ہی جانتا ہے ان اشکوں کا مرتبہ کیا ہے

حدیث شریف: 234

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ  
حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ  
عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَاقِبُ جَهَارًا وَكَانَ يَضْحَكُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجَلَدَ  
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنَهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا  
عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

(بخاری، عربی، کتاب الجہود، حدیث نمبر 6780، ص 1169، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: لیث (بن سعد) نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ (اسلم جشی آزاد کردہ غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ جس کو گدھے کا لقب دیا گیا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کو (آپ ﷺ کے حضور ہنسنے والے کی فعل یا قول سے) ہنسایا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے بسبب شراب نوشی کے اس کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا۔ ایک دن اس کو لایا گیا (وہ شراب میں دھست تھا اور یہ غزوہ خیبر کا واقعہ ہے) تو آپ ﷺ نے اس کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تو اس کو کوڑے لگائے گئے تو لوگوں میں سے ایک شخص (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

نے کہا! اے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کر بکثرت (شراب نوشی کی وجہ سے) اس کو لایا جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے یہی معلوم ہے کہ وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الحدود رقم حدیث نمبر 1684، ص 737، مطبوعہ شبیر برادر لاہور پاکستان)

ف: حضور ﷺ سے محبت کرنے والا اگر گناہگار بھی ہو تو رسول اکرم نور مجسم ﷺ اس سے محبت فرماتے ہیں اور اس پر لعنت کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

#### حدیث شریف: 235

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي الْمَرْأَةَ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُوَوَّى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيَسَارِعُ فِي هَوَاكَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 2000، ص 286، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ، عبدہ ہشام، عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اس عورت کو شرم نہیں آتی جو اپنے آپ کو حضور ﷺ کے لئے ہبہ کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُوَوَّى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ"

نساء" آپ اپنی ازواج میں سے جس کو جی چاہے (اسے) جدا کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں آپ ﷺ سے بھی سبقت کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب النبی وسمیۃ النفسا للنبی، حدیث نمبر 2071، ص 557، مطبوعہ فرید پبک اشال لاہور پاکستان)

#### حدیث شریف: 236

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَلْفٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا كُنَّا مَرْحُومَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا كَابِتٌ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَتُهُ لَهْ فَقَالَ أَنَسُ جَاءَتْ أَمْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِيَّ حَاجَةٌ فَقَالَتْ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ رَغِبَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 2001، ص 286، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو بکر بن شیبہ، محمد بن خلف، بشار بن بشار مرحوم بن عبد العزیز (رباعی) ثابت کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان کے

پاس ان کی ایک بیٹی بیٹھی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی۔ اس نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے لئے پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کو میری ذات سے کچھ حاجت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں وہ بڑی بے شرم تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ تم سے افضل تھی کہ حضور ﷺ کی محبت میں اپنے آپ کو بھی پیش کر دیا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب النبی وسمیاء النبی، حدیث نمبر 2072، ص 557، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

## عشاقان رسول ﷺ کے لئے آزمائش

حدیث شریف: 237

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُبَيْهَاتٍ بْنُ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ نَارُوخُ بْنُ أَسْلَمَ نَاشِدًا أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي لَأَجِئُكَ فَقَالَ أَنْظِرْ مَا تَقُولُ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِئُكَ فَلَا تَمُوتُ قَالَ إِنْ كُنْتُ تُجِئُنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ تَجْفَأًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَيَّ مِنْ يُجِئُنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ

(ترمذی، عربی، ابواب الزہد، حدیث نمبر 2350، ص 537، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب) ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”سوچو! کیا کہہ رہے ہو“ کہنے لگا! اللہ تعالیٰ کی قسم میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کیلئے تیار ہو جا کیونکہ میرے تختین کی طرف فقر ہے۔ سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

(ترمذی، اردو عربی، جلد دوم، ابواب زہد، حدیث نمبر 232، ص 107، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

## ہاتھ پاؤں چومنے کا بیان

حدیث شریف: 238

حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودَى بِصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ أَنَّهُ لَوْ سَمِعْتَ كَانَ لَكَ أَرْبَعَةُ أَغْنِيَنَّ فَاتَّيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاءَ لَاهُ عَنْ تَسْعِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بَريءٍ إِلَى دِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْخَرُوا وَلَا تَكْتُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا مَخْصَنَةً وَلَا تُولُوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّخْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبِلُوا يَدِيهِ فِي رَجْلِيهِ فَقَالَ نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوا نَبِيَّ قَالَ قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ دُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ تَبْعَانِكَ يَقْتُلُنَا الْيَهُودُ

(ترمذی، عربی، ابواب الاستیذان، حدیث نمبر 2733، ص 618، مطبوعہ دار السلام، ریاض)

(سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت صفوان بن یشیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ہمیں اس نبی ﷺ کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نو (9) واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چوڑی اور زنانہ کر د جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ لے جاؤ، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی پاک دامنہ کو

کا الزام نہ دو، لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو، خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لئے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب جل جلالہ سے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے رہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کریں۔

(ترمذی، عربی، ابواب الاستیذان، حدیث نمبر 263، ص 261، مطبوعہ

فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 239

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كُنَّا مَعَهُ ابْنُ فَضِيلٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3704، ص 530، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو بکر محمد بن فضیل، یزید بن ابی زیا، عبد الرحمن بن ابی لیلہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ چومے۔



(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب الرجل یقبل ید الرجل حدیث نمبر 1498، ص 404)  
مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان

حدیث شریف: 240

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَ  
عُثْمَرُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ  
الْيَهُودِ قَبِلُوا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَلَيْهِ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3705، ص 530، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ: ابو بکر عبد اللہ بن ادريس، عثمان بن اسامہ، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبد اللہ  
بن سلمہ، صفوان بن حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ  
یہود آئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب الرجل یقبل ید الرجل حدیث نمبر 1499، ص 404)  
مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان

حدیث شریف: 241

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَازِكِيُّ نَازِكِيُّ بْنُ أَبِي  
زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرَايَا رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حِيصَةً فَكُنْتُ  
فِي مَنَ حَاصٍ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ  
الرَّخْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَتَنْتَبِثُ فِيهَا  
لِنَذْهَبَ وَلَا يَرَانَا أَحَدٌ قَالَ وَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَتْ لَنَا  
تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلَوةِ الْفَجْرِ  
فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَارُونَ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا  
فَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمْ الْعَاكِرُونَ قَالَ فَدَنُونَا فَقَبَّلَنَا يَدَهُ فَقَالَ  
أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 2647، ص 382، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبد الرحمن بن ابی لیلی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ فرمائے ہوئے ایک  
نہریہ میں تھے۔ فرمایا کہ لوگ بھاگ نکلے۔ میں بھی بھاگنے والوں میں تھا۔ جب ہم  
رکے تو ہم نے کہا: یہ ہم نے کیا کیا کہ مقابلے سے بھاگے اور غضب کے لائق  
ہوئے۔ ہم نے کہا کہ مدینہ منورہ میں چلے جائیں اور دوبارہ آئیں کہ کوئی نہ دیکھے۔  
ہم داخل ہوئے تو ہم نے کہا: کیوں نہ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

نیش کریں۔ اگر ہماری توجہ قبول ہو تو رہیں ورنہ چلے جائیں۔ ہم نماز فجر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہم فرار ہونے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: بلکہ تم جہاد کرنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم کتاب الجہاد، حدیث نمبر 875، ص 323، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے مجاہد ماویٰ ہیں اور سب مسلمان آپ ﷺ کی پناہ میں ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگا کہ بزرگوں کے ازراہ عقیدت ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے نبی کریم ﷺ کے دست مبارک کو چوما اور فرمایا: "فقبلنا یدہ" پس ہم نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 242

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَزَاهِيْرُ بْنُ أَبِي زَيْنَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنُ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَالَ قَدَنُونَا يَغْنَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ

(ابوداؤد، عربی و کتاب الادب، حدیث نمبر 5223، ص 533، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب) ترجمہ: عبدالرحمن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم ابواب السلام، حدیث نمبر 1782، ص 640، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ سنت صحابہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 243

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَسِيدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَتَنَمَّا يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مَزَاحٌ بَيْنَا يَضْحَكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي قَالَ أَصْطَبِرُ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ

فَمِنْصًا وَلَيْسَ عَلَى فَمِيصٍ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَمِيصِهِ فَاخْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشَحَّةً قَالَ  
إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5224، ص 733، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبدالرحمن بن ابولہیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ باتیں سنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک لکڑی سے کو نچا دیا۔ عرض کی کہ مجھے قصاص دیجئے فرمایا کہ قصاص لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ ﷺ کے اوپر قیص ہے جبکہ میرے اوپر قیص نہ تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اٹھا دیا تو وہ لپٹ گئے اور آپ ﷺ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا مقصد صرف یہی تھا۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1783، ص 641، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 244

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى نَاصِطُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْأَعْتَقِيُّ حَدَّثَنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَارِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ  
جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا

مَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَّبَعُهُ مِنْ رَوَا جَلِينَا فَتَقَبَّلَ يَدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَلَهُ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ  
الْأَشْجُ حَتَّى آتَى عَيْنَتَهُ فَلَبَسَ ثَوْبِيهِ ثُمَّ آتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فِيكَ خُلْتَيْنِ يُحِبُّهُمَا  
اللَّهُ الْجِلْمُ وَالْإِنَاءُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَتَخَلَّقِي بِهِمَا  
أَمْ اللَّهُ حَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللَّهُ حَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَبَلَنِي عَلَى خُلْتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَ

لَهُ الْفُؤَادُ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5225، ص 732، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ام ابان بنت وازع بن زارع نے اپنے دادا جان حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو عبد القیس کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو چومنے لگے۔ اور پائے اقدس کو مندرائش رکے رہے یہاں تک کہ اپنی گھڑی سے دو کپڑے نکالے انہیں پہنا، پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان سے فرمایا کہ تمہاری دو عادتوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ بردباری اور تسلی سے کام کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں نے پیدا کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھی ہیں۔ عرض کی کہ سب تعریفیں



اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے دو عادتیں میرے اندر ایسی رکھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو پسند فرماتے ہیں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم ابواب السلام، حدیث نمبر 1784، ص 641، مطبوعہ فرید پور لاہور پاکستان)

## شفاعت کا بیان

حدیث شریف: 245

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ وَهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَائِلَةَ بِنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5983، ص 1008، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ”کنانہ“ کو بزرگی عطا کی اور ”بنو کنانہ“ میں سے قریش کو بزرگی عطا کی اور قریش میں سے ”بنو ہاشم“ کو بزرگی عطا کی اور ”بنو ہاشم“ میں سے مجھے بزرگی عطا کی ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5819، ص 223، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 246

حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِشْلُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرُوخٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5940، ص 1008، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ



نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5821، ص 224، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 247

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ النَّعَارِيُّ قُلْتُ مَا النَّعَارِيُّ قَالَ الضَّغَائِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ

(بخاری، عربی، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 6558، ص 1135، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حماد (بن زید بن درہم) نے عمرو (بن دینار) سے انہوں نے حضرت جابر (بن عبد اللہ) انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ لوگ شفاعت کے ذریعہ سے دوزخ سے نکلیں گے گویا کہ وہ ”نعاریز“

ہیں۔ حماد نے کہا۔ میں نے عمرو بن دینار سے کہا ”نعاریز“ کیا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا وہ نکلیں ہیں (نکلیوں سے ان کو تشبیہ اس لئے دی گئی کہ نکلی بہت جلدی نشوونما پاتی ہے) حماد نے کہا عمرو بن دینار کے دانت گر گئے تھے (اس لئے ان کا لقب اثرم تھا) حماد نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا اے ابو محمد! کیا تم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شفاعت کے ذریعہ لوگ جہنم سے نکلیں گے۔ عمرو بن دینار نے کہا ہاں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے (اس میں معتزلہ کا رد ہے جو گنہگار کی شفاعت کے منکر ہیں)

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1475، ص 645، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 248

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب السنن، حدیث نمبر 4673، ص 660، مطبوعہ دار السلام، ریاض

(سودی عرب)

ترجمہ: عبد اللہ بن فروخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں۔ اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب السنن، حدیث نمبر 1245، ص 456، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 249

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَوْفَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَلْهَانِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا كَلَابٌ حَيَاتٍ مِنْ حَيَاتِ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

(ترمذی، عربی، ابواب حلة القیلة، حدیث نمبر 2437، ص 555، مطبوعہ دار السلام، ریاض سودی عرب)

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب جل جلالہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب جل جلالہ کی مٹھیں (جیسا اس کے شایان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب حلة القیلة، حدیث 329، ص 142، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

عقیدہ: تمام مخلوق اولین و آخرین حضور ﷺ کی نیاز مند ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

عقیدہ: قیامت کے دن مرجعہ شفاعت کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ جب تک حضور ﷺ شفاعت کا دروازہ نہ کھولیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقتاً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور ﷺ کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عز و جل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور ﷺ شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کافر مطہر حاصی سب کے لئے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جاگزا ہوگا جس کے لئے لوگ تمنا نہیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے اس بلا سے چھٹکارا کافر کو بھی حضور ﷺ کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین موافقین و مخالفین مومنین و کافرین

سب حضور ﷺ کی حمد کریں گے۔ اسی کا نام مقام محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے علم میں ہیں بہتر سے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے۔ اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔ عقیدہ: ہر قسم کی شفاعت حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ شفاعت بالحجۃ شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ: منصب شفاعت حضور ﷺ کو دیا جا چکا حضور ﷺ فرماتے ہیں: اعطیت الشفاعۃ اور ان کا رب جل جلالہ فرماتا ہے واستغفر لذنبت والمومنین والمومنات مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مومنین و مومنات کے گناہوں کی شفاعت اور کس کا نام ہے۔ ”اللّٰهُمَّ ارزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ“۔ شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔ (بہار شریعت حصہ اول)

## اہل اللہ بھی شفاعت کریں گے

حدیث شریف: 250

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا وَكَيْعَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفُوفًا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيَمُرُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتَكَ شَرْبَةً قَالَ فَيَشْفَعُ لَهُ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتَكَ طَهُورًا فَيَشْفَعُ لَهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَقُولُ يَا فَلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبَتْ لَكَ فَيَشْفَعُ لَهُ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3685، ص 528، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن عبد اللہ بن نمیر، علی بن محمد، وکیع، الأعمش، یزید الرقاشی، انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک



فخص کو پہچان کر اس سے کہے گا تمہیں یاد ہے یا نہیں۔ میں نے فلاں وقت تجھے (ایک گھونٹ پانی پلایا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص اس بات پر اس کی شفاعت کرے گا۔ دوسرا دوزخی گزرے گا اور ایک شخص سے کہے گا تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا تو وہ بھی اس کی شفاعت کرے گا۔ تیسرا گزرے گا تو کسی سے کہے گا تجھے یاد ہے کہ نہیں۔ تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا۔ وہ اس پر اس کی شفاعت کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب فضل صدقہ الماء حدیث نمبر 1479، ص 400، مطبوعہ

فرید بک اسٹال لاہور)

ف: دنیا میں جن لوگوں نے اہل اللہ کی خدمت کی ہوگی تو قیامت کے دن اہل اللہ اس خدمت کے عوض گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے۔

### استقبال آمد مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف: 251

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَهَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الثَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ

الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَأِ بْنِ النُّجَارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ قَالَ فَكَانَنِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رَدْفُهُ وَمَلَأُ بْنُ النُّجَارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأِ بْنِ النُّجَارِ فَجَاءَ وَاقْفَالَ يَا بَنِي النُّجَارِ كَأَمْنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ كَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ أَنَسُ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخَرِبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَتُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبَلَهُ وَجَعَلُوا عَصَادَتِيهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ أَنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدیث نمبر 1173، ص 213، مطبوعہ



دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے باغیچے میں ایک قبیلے میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس قبیلے کا نام بنو عمرو بن عوف تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں ۱۴ دن قیام کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بنونجار کے سرکردہ افراد کو (ان کے ہاں منتقل ہونے کا) پیغام بھجوایا۔ انہوں نے (آپ ﷺ کے استقبال کے وقت) اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ اپنی ادائیگی پر تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنونجار کے سرکردہ افراد آپ ﷺ کے آس پاس چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں آ کر ٹھہر گئے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب المساجد ومواقع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1075،

ص 417، مطبوعہ شہیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی مدینہ منورہ آمد کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جلوس کی شکل میں پہنچ کر مصطفیٰ کریم ﷺ کا استقبال فرمایا۔ لہذا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی آمد کے موقع پر جلوس نکالنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ کی مکہ المکرمہ سے مدینہ منورہ آمد ہو تو جلوس نکالنا

جائز ہے تو پھر اس دنیا میں سرکار ﷺ کی آمد ہو تو جلوس نکالنا کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے؟

حدیث شریف: 252

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكَرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغُلَمَانِ إِلَى كِنْيَةِ الْوُدَاعِ نَتَلَقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصَّبِيَّانِ

(بخاری، عربی، کتاب المغازی، حدیث نمبر 4426، ص 753، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لئے کنیۃ الوداع (یہ وہ جگہ ہے جہاں اہل مدینہ مسافروں کو الوداع کہتے تھے) تک بچوں کے ساتھ نکلا تھا اور سفیان عیینہ نے ”غلمان“ کی جگہ ”مع الصبیان“ کہا۔

(بخاری، عربی، اردو، جلد دوم، کتاب المغازی، حدیث نمبر 1562، ص 744، مطبوعہ شہیر برادرز

لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 253

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

کے لئے جاتے جو استقبال کرنے والوں میں سب سے آگے ہوتا آپ ﷺ اسے اپنے آگے بٹھالیتے۔ پس میرے ساتھ استقبال کیا گیا تو مجھے اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نے استقبال کیا تو انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پس ہم مدینہ منورہ میں اسی طرح داخل ہوئے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 794، ص 300، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 256

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ ثَنَا مَوْزُقُ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلْقَى بِنَا قَالَ فَتُلْقَى بِي وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمِلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3773، ص 539، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ: ابو بکر، عبدالرحیم بن سلیمان، موزق العجلی (رباعی) عبداللہ بن جعفر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگ آپ کے استقبال کے لئے جاتے ایک بار میں اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے

استقبال کے لئے چلے۔ آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو آگے بٹھایا اور ایک کو پیچھے حتی کہ ہم مدینہ پہنچے۔

(ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب رکوب ثلاثہ علی دابۃ حدیث نمبر 1568، ص 419، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

## گستاخ رسول کی سزا

حدیث شریف: 257

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُوسَى الْخَثَلِيُّ ثَنَا إِسْرَاطِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَلَدَ تَشْتَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَرْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلْتُ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتَمُهُ فَأَخَذَ الْمَغُولَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَطَلَحَتْ مَا هُنَاكَ بِالْذِّمِّ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنَشِدُوا اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ

إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلُّزِلُ حَتَّى  
قَعَدَ يَنْ يَدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَأَنِّي تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَا  
هَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ وَمِنْ  
الْمُلُوثَيْنِ وَكَأَنِّي بِي رَفِيقَةٌ فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ  
تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِنْثُولَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا  
وَأَتَكَّاتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا إِهْدُوا أُنْ دَمَهَا هَذَرُ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الحدود، حدیث نمبر 4361، ص 613، مطبوعہ دار السلام، ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عہما سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد تھی جو نبی کریم ﷺ کو سب و شتم  
کیا کرتی اور بدگوئی کرتی تھی۔ مولیٰ منع کرتا مگر باز نہ آتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب  
بھی نہ رکتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم ﷺ کی بدگوئی کی اور سب و شتم کرتی  
 رہی۔ پس صحابی رضی اللہ عنہ نے بخبر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر  
اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی برآمد ہوا جس  
سے وہ خون میں لت پت ہو گئی۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر ہوا  
تو آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی قسم

دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی  
کھڑے ہوئے۔ لوگوں کو پھاندتے اور لرزتے ہوئے بڑھے یہاں تک کہ نبی  
کریم ﷺ کے سامنے جا بیٹھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کا  
مالک تھا۔ وہ آپ ﷺ کو سب و شتم کرتی اور جھوکیا کرتی تھی۔ میں منع کرتا تو باز نہیں  
آتی تھی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ میرے اس سے دو بیٹے ہیں موتی جیسے  
اور وہ میری غنوار تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ ﷺ کو سب و شتم کرنے لگی اور جھو  
گوئی کی تو میں نے بخبر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر اسے قتل  
کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم، کتاب الحدود، حدیث نمبر 956، ص 337، مطبوعہ فرید پک لاہور پاکستان)

ف: رسول اللہ ﷺ کا گستاخ کافر و مرتد ہو جاتا ہے ہرگز مسلمان نہیں  
رہتا۔ وہ اپنی کلمہ گوئی کی اہانت رسول ﷺ کے باعث خود نفی کر دیتا ہے۔ وہ اسلام  
کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ خواہ دیکھنے والوں کو  
بظاہر نمازی و حاجی اور مولانا و مفتی وغیرہ بنی کیوں نہ نظر آئے۔ اس کے یہ اعمال جسم  
بے جان کی طرح ہیں۔ مرتد واجب القتل ہے۔ حکومت ایسے کے وجود سے زمین کو  
پاک کر دے جیسا کہ یمن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی  
اللہ عنہ کی ملاقات سے متعلقہ احادیث میں مرتد کا واقعہ منقول ہے۔ خود اس حدیث  
میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی بدگوئی کرنے والی عورت کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور  
اس کا کوئی بدلہ نہیں دلایا گیا۔ کیونکہ اگر کسی کی کوئی قیمت ہے تو اللہ تعالیٰ اور



رسول ﷺ سے تعلق رکھنے کے باعث ہے۔ جب رسول ﷺ کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ سے اور اسلام سے کیا تعلق رہ گیا؟ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے نجدیت کے باعث اہانت رسول ﷺ کی بیماری بہت پھیل چکی ہے۔ نجدیت زدہ حضرات مختلف خوشنما لباسوں میں ملبوس ہو کر بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے اور اللہ و رسول سے ان کا رشتہ توڑنے اور منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول اور ذوالخوہ مصرہ کے ساتھ جوڑنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مہربانوں کو عقل سلیم اور چشم بصیرت عطا فرمائے کہ وہ اپنے اور مسلمانوں کے نفع و نقصان کو پہچان کر اس راستے پر گامزن ہوں جس میں دارین کی بھلائی ہے۔

حدیث شریف: 258

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعِينَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَّقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الحدود، حدیث نمبر 4362، ص 613، مطبوعہ دار السلام، ریاض)

(سعودی عرب)

ترجمہ: بعضی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ ایک

یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو سب و شتم کرتی اور آپ ﷺ کی جھوکیا کرتی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو باطل قرار دیا۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم، کتاب الحدود، حدیث نمبر 957، ص 338، مطبوعہ فرید ہک)

(لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 259

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَغَبَ بَنِي الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتَجِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَغْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَانَا وَسَلَّانَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلُكُنَا قَالَ فَأَنَا قَدْ أَتْبَعْنَاهُ فَتَنَكَّرَهُ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمَكَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

(بخاری، عربی، کتاب الجہاد والسر، حدیث نمبر 3031، ص 259، مطبوعہ دار السلام، ریاض)

(سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی



اگر ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا کیونکہ اس نے اللہ اور اس رسول کو اذیت دی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ پسند فرماتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔ وہ کعب بن اشرف کے پاس گیا۔ اور کہا اس نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے ہم کو اوامر و نواہی کا مکلف بنادیا ہے اور ہم سے صدقات طلب کرتے ہیں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا کعب بن اشرف نے کہا بخدا تم اس کے بعد اس سے بھی زیادہ تنگ پڑ جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا ہم نے اس کی اتباع کی ہے اور اس کا فراق پسند نہیں کرتے حتیٰ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا معاملہ کدھر جاتا ہے۔ وہ بہت دیر تک اس کے ساتھ جو گفتگو رہے حتیٰ کہ اس پر قادر ہو گئے اور اس کو قتل کر دیا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 281، ص 153، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 260

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَنْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَنْبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فُتَيْبَةَ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَحَدُكَ ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَامَ الْفَتْحِ

وَعَلَى رَأْسِهِ وَمَغْمَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ حَظَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث 3312، ص 572، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر پر ”خود“ (اپنی ٹوپی) پہن رکھی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی (گستاخ رسول) ”ابن حطل“ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے حکم دیا اسے قتل کر دو!

(مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث 3204، ص 263، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے گستاخ کعب بن اشرف اور ابن حطل کو قتل کرنے کا حکم دیا بلکہ جس بیت اللہ میں غیر موذی جانور کو مارنے کی ممانعت ہے وہاں کعبہ اللہ کے ظلاف میں لپٹے ہوئے گستاخ رسول کو قتل کرنے کا مصطفیٰ کریم ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا۔

معراج رسول ﷺ اور دیدار الہی جل جلالہ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ بَدَايَةَ فَوْقَ الْجَمَارِ دُونَ النَّبْلِ  
خَطُّوْهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ فَسَرَتْ فَقَالَ أَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي  
أَيْنَ صَلَّيْتُ؟ صَلَّيْتُ بِطَبِيبَةٍ وَآلِئِهَا الْمُهَاجِرُ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ  
فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بِطُورِ  
سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ  
فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بِبَيْتِ  
لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَى بَيْتِ  
الْمُقَدَّسِ فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِي  
جِبْرِئِيلُ حَتَّى أَمَفْتُهُمْ ثُمَّ صَعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
فَإِذَا فِيهَا أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ  
الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا أَبْنَا الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا  
هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ  
فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ  
السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَنِي إِلَى

السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ  
صَعِدَنِي فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ فَأَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى  
فَعَشِيتَنِي ضَبَابَةً فَخَرَزْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِي إِنِّي يَوْمَ  
خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ  
خَمْسِينَ صَلَوةً فَقُمُ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ إِلَى  
إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى  
فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ  
صَلَوةً قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ  
فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي  
فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَمَرَنِي  
بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدُّتُ إِلَى  
خَمْسِ صَلَوةٍ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ  
فَإِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَوتَيْنِ فَقَامُوا بِهِمَا  
فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي  
يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى  
أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَوةً فَخَمْسُ بِخَمْسِينَ فَقُمُ بِهَا أَنْتَ  
وَأُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ صَرَى فَرَجَعْتُ

إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَوَّضْتُ أَنَّهَا مِنَ  
اللَّهِ صَرِي يَقُولُ حَتَّمُ فَلَمْ ارْجِعْ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 451، ص 61، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خنجر سے چھوٹا تھا جہاں تک نگاہ پڑتی تھی اس کا قدم پڑتا تھا میں اس پر سوار ہوا اور میرے ہمراہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے چنانچہ میں رات کے وقت چلا جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریں اور نماز پڑھیں اور میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ ﷺ جانتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے نماز کس جگہ ادا فرمائی؟ آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں نماز ادا فرمائی ہے۔ اس کی طرف ہجرت ہوگی پھر جناب جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریں اور نماز ادا فرمائیے۔ میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا۔ آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی آپ ﷺ نے طور سینا پر نماز پڑھی جہاں موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے پھر کہا اتریں اور نماز ادا فرمائیے میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا۔ کیا آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے بیت اللحم میں نماز پڑھی ہے۔ جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں پہنچا۔ وہاں تمام پیغمبر اکٹھے کئے گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا میں سب کا امام بنا، پھر

جبرائیل علیہ السلام مجھے چڑھا کر پہلے آسمان پر لے گئے۔ وہاں پر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملے پھر وہاں سے دوسرے آسمان پر لے گئے جہاں دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہم السلام ملے پھر تیسرے آسمان پر لے گئے۔ جہاں جناب یوسف علیہ السلام ملے پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر پانچویں آسمان پر لے گئے۔ وہاں پر حضرت اور لیس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپ ﷺ چھٹے آسمان پر لے گئے۔ وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر آپ ﷺ ساتویں آسمان پر لے گئے۔ جہاں جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر وہ مجھے ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے جہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہی تک پہنچے۔ وہاں پر مجھے ایک بادل کے کٹڑے نے ڈھانپ لیا (جس میں خاص تجلی الہی تھی) میں نے سجدہ کیا۔ مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ جس دن میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ اب انہیں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت ادا کرے۔ میں لوٹ کر جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ آپ علیہ السلام نے مجھے کچھ نہیں پوچھا۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا۔ انہوں نے دریافت کیا آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی امت پر کتنی نمازیں فرض ہوئیں؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ واپس جا کر تخفیف کرائیں۔ میں اپنے پروردگار جل جلالہ



کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے دس پھر کم فرمادیں۔ یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا لوٹ جائیے اور تخفیف کرائیے۔ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئیں تو وہ ان کو ادا نہ کر سکے۔ میں پھر پروردگار جل جلالہ کے پاس حاضر ہوا اور نمازوں میں تخفیف چاہی۔ پروردگار نے فرمایا۔ میں نے جس دن زمین اور آسمان کو تخلیق کیا۔ اسی دن آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمادیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت انہیں ادا کرے۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کا یہ حکم قطعی ہے۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے کہا کہ اللہ رب العزت کے پاس دوبارہ جائیے۔ میں سمجھ چکا تھا کہ یہ حکم قطعی ہے لہذا میں پھر نہ گیا۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 453، ص 137، مطبوعہ فرید ہک اسٹال لاہور پاکستان)

عقیدہ: محال ہے کہ کوئی حضور ﷺ کا مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور ﷺ کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر۔

عقیدہ: حضور ﷺ کو اللہ عز وجل نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جو یائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عز وجل طالب رضائے مصطفیٰ ﷺ عقیدہ: حضور کے قصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک

صنف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور جمال الہی چشم سردیکھا اور کلام الہی بلا واسطہ سنا اور امام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔ (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف: 262

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفْرٍو بْنِ نُبَّهَانَ بْنِ صَفْوَانَ  
الثَّقَفِيُّ نَا يَحْيَىٰ بْن كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ  
الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى  
مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْآبْصَارُ  
وَهُوَ يُدْرِكُ الْآبْصَارَ قَالَ وَيَحْكُ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّىٰ بِنُورِهِ  
الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَىٰ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ

(ترمذی، عربی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3280، ص 736، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کو دیکھا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا "لا تدركه الابصار" وہو يدرك الابصار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم



پر افسوس ہے یہ تو اس وقت ہے جب وہ اپنے ذاتی نور سے جلوہ گر ہو،  
اگر ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کو درود مرتبہ دیکھا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 1205، ص 518، مطبوعہ لاہور)

حدیث شریف: 263

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ نَا أُمُّ  
نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفْرُو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي  
قَوْلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَاهُ نُزُلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى  
فَأَوْحَى إِلَيْهِ مَا أَوْحَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

(ترمذی، عربی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3281، ص 736، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "ولقد رآه نزله اخرى" کے بارے میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 1206، ص 519، مطبوعہ فریدک

حدیث شریف: 364

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي  
أُمَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ  
سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ النَّفُّادُ مَا رَأَى قَالَ  
أَبُو بَقْلَبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

(ترمذی، عربی، تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3282، ص 736، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ "ما کذب" لہذا بارائی کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 1207، ص 519، مطبوعہ فریدک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 265

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ  
جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَنِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ أَبِي

الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَأَى بِفُؤَادِهِ مَرْكَبَيْنِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الایمان، حدیث نمبر 437، ص 90، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (قرآن کی آیت ہے) ”ان کے دل نے جو دیکھا اسے جھٹلایا نہیں اور انہوں نے اسے دوبارہ بھی دیکھا“ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ اپنے دل (کی آنکھ) کے ذریعے دیکھا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث 344، ص 184، مطبوعہ شبیر برادر)

(لاہور پاکستان)

## نذر و نیاز کی حقیقت

حدیث شریف: 266

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُؤَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أَمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ اللَّهُ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ

بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 3122، ص 455، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو مینڈھے خریدتے جو مونے تازے سینگوں دار کالے اور سیاہ رنگ دار ہوتے۔ ایک اپنی امت کی جانب سے ذبح کرتے جو بھی اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہو اور رسول ﷺ کی رسالت کا قائل ہو اور دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی جانب سے ذبح فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الاضاحی، باب الاضاحی رسول اللہ ﷺ، حدیث)

نمبر 907، ص 263، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 267

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ حَيَّوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنٍ يُطَا فِي سَوَادٍ وَيُبْرَكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظَرُ فِي سَوَادٍ فَأَنَّى بِهِ يُضْحَى بِهِ

فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدِيَّةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا  
بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ  
ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ  
وَالِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَخِيَ بِهِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 5091، ص 877، مطبوعہ دار السلام، ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے  
ایسا مینڈھالانے کا حکم دیا جس کی ٹانگیں پشت اور آنکھیں سیاہ ہوں اسے پیش کیا  
گیا تا کہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے کہا: اے عائشہ! چھری لاؤ! پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔  
آپ ﷺ نے چھری پکڑی۔ مینڈھے کو پکڑ کر اسے لٹایا اور پھر اسے ذبح کر دیا اور  
پڑھا: بسم اللہ! (پھر دعا کی) اے اللہ! محمد ﷺ آل محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی امت کی  
جانب سے اسے قبول کرا (سیدہ عائشہ فرماتی ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کی قربانی  
کر دی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاضاحی، حدیث 4976، ص 814، مطبوعہ شبیر برادرز  
لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 268

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ذَا شَرِيكَ عَنْ

أَبِي الْحَسَنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ  
أُضْحِيَ عَنْهُ فَإِنَّا أَضْحِي عَنْهُ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الضحایا، باب الاضاحی عن المیت، حدیث نمبر 2790، ص 406، مطبوعہ  
دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا: یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ  
(ارشاد دعا کے تحت) ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 1017، ص 391، مطبوعہ فرید بک  
لاہور پاکستان)

ف: ایصالِ ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بزرگانِ دین کے لئے کیا  
جاتا ہے۔ دوسرا جو عام مسلمانوں کے لئے کیا جائے کہ دعاؤں اور ایصالِ ثواب  
کے ذریعے ان کی غیبیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے۔ جبکہ  
بزرگانِ دین کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس بزرگ سے  
اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے  
محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصالِ ثواب کر کے ان کی عاقبت سنوارنے کی



کوشش کرے۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصالِ ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔ بعض حضرات جن کے دل مقربینِ بارگاہِ الہیہ کی کدورت سے بھرے رہتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ بزرگوں کے لئے ایصالِ ثواب کرنے والے ان کو اربابا من دون اللہ بتائے بیٹھے ہیں۔ درندہ بزرگوں کو تو ثواب کی ضرورت نہیں اور یہ آئے دن بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصالِ ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟ کا فہم

حدیث شریف: 269

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَتَبِشِ أَقْرَنَ يُطَافِي سَوَادَ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأَتَى بِهِ

فَضَخِي بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلْفِي الْمُدِيَّةُ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ فَأَخَذَهَا وَأَخَذْتُ الْكَتَبِشَ فَأَضَجْتُهُ فَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَخِي بِهِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، حدیث نمبر 2792، ص 407، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیٹگوں والے مینڈھے کے لئے حکم فرمایا جس کے سینک سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضا سیاہ ہوں۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! چری تو لاؤ پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لیتا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! اسے قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امت محمدیہ ﷺ کی طرف سے پھر اس کی قربانی پیش کر دی۔

(ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الضحایا، حدیث نمبر 1019، ص 392، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کے جانور کو ذبح کرتے وقت بھی آل محمد ﷺ کی جانب منسوب فرمادیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے۔ مطہم ہوا

جو جانور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصال ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کر دینے سے ”ما ائیل بہ لغیر اللہ“ میں شمار نہیں ہوتا۔ جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لئے ایصال ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو اسے حرام اور مردار ٹھہرانے والے شریعت مطہرہ پر ظلم کرتے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 270

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّةً مَاتَتْ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَفَى الْمَاءِ قَتَلَتْ سَقَايَةَ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الوصایا، حدیث نمبر 3696، ص 518، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کیجئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ ثواب کے

لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پلانا تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

(سنن نسائی، عربی، اردو جلد دوم، حدیث نمبر 3698، ص 577، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)  
مسئلہ: ایصال ثواب نہایت موجب برکات امر مستحب ہے۔ اسے عرف میں ادب سے نذر و نیاز کہتے ہیں۔ یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔

مسئلہ: عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزارات طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم تنبیہ چونکہ عموماً مسلمانوں کو بھجھہ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے۔ ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لئے فلاح دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں لہذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں ورنہ اگر بد مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔ اول سنی

صحیح العقیدہ ہو دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے  
سوم فاسق معلن نہ ہو چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو۔ (بہار شریعت حمد  
اول)

## دم اور تعویذات کا بیان

حدیث شریف: 271

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَّازِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جَبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِئُكَ وَ  
مَنْ كَلَّ دَاءً يَشْفِيكَ وَمَنْ هَرَّ حَاسِدٌ إِذَا حَسَدَ وَهَرَّ كُلُّ  
ذِي عَيْنٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب السلام، حدیث نمبر 5699، ص 970، مطبوعہ دار السلام، ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ

پارہ ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کرتے تھے۔  
(مسلم شریف، عربی، اردو، جلد سوم، کتاب السلام، حدیث نمبر 5582، ص 159، مطبوعہ شبیر  
برادرزادہ لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 272

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى  
نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ  
عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

(بخاری، عربی، کتاب الفعائل القرآن، حدیث نمبر 5016، ص 899، مطبوعہ دار السلام، ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ (بن زبیر) نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم  
فرماتے۔ جب آپ ﷺ کی مرض میں اضافہ ہوا (جس مرض میں آپ ﷺ نے  
وقاات پائی) تو میں آپ ﷺ پر معوذات پڑھتی اور آپ کے دست اقدس کی  
برکت کی امید رکھتے ہوئے اس سے آپ ﷺ کو مسح کرتی۔

(بخاری، عربی، اردو، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث نمبر 8، ص 37، مطبوعہ شبیر برادرزادہ



(لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 273

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ  
فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُكُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ  
أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

(ابوداؤد، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر 3902، ص 554، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذہ تین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں بھی آپ ﷺ پر پڑھتی اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرا کرتی برکت کی امید رکھتی ہوتی۔  
(سنن ابوداؤد، عربی، جلد سوم، باب کیف الرقی، حدیث نمبر 505، ص 180، مطبوعہ فرید بک (لاہور پاکستان))

حدیث شریف: 274

حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي

الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفَرَةٍ  
سَا فَرَوْهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَا فَوْهُمُ  
فَأَبَوْا أَنْ تُضَيَّفَ فَوْهُمُ قَالَ فَلَدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَّوْا  
لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوَأْتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ  
الرُّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونُوا عِنْدَ بَعْضِهِمْ  
شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لِدِغٌ فَشَفَّيْنَا  
لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ  
يَشْفِي صَاحِبَنَا يَغْنِي رُقِيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي  
لَأَرُقِي وَلَكِنْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَيُّيْتُمْ أَنْ تُضَيَّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ  
حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعَلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَنَاهُ  
فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأَمِّ الْكِتَبِ وَيَتَفَلُّ حَتَّى بَرِيَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ  
عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعَلَهُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ  
فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رُقِيَ لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْذِنَهُ فَعَدُّوا عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا

رُقِيَّةٌ أَحْسَنْتُمْ وَأَضْرِبُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

(ابوداؤد، عربی، کتاب البیوع، باب فی کسب الاطباء، حدیث نمبر 3418، ص 496، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سفر میں تھے کہ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اور ان سے ضیافت کے لئے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے اسے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے (اگر) کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ میں دم کروں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے لئے کہا تھا کہ تم نے انکار کر دیا لہذا میں دم نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ میرے لئے کوئی انعام مقرر نہ ہو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ پس وہ صاحب اس کے پاس تشریف لے گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ وہ شفا یاب ہو گیا۔ جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام

مقرر کیا تھا وہ پیش کر دیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صاحب نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کر لیں۔ اگلے روز وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاسکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔

(سنن ابوداؤد، عربی، جلد سوم، کتاب البیوع، حدیث نمبر 24، ص 26، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ آیات قرآنیہ میں شفا بھی ہے۔ روحانی شفا تو ہر ایک کے نزدیک مُسَلَّم لیکن جسمانی شفا سے بھی کلام الہی کا دامن خالی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآنی آیات سے دم اور حجاز پھونک کر ناجائز ہے۔ تیسرے یہ کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی مرضی سے دم کرنے والے کی مالی خدمت کرے تو اس کے جواز میں کلام نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے حصے کا مطالبہ کر کے اور ”واضربوا الی معکم بسہم“ فرما کر جواز کو خوب ذہن نشین کروا دیا تا کہ کسی کے دل میں اس کے متعلق کوئی شبہ نہ رہ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 275

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَقَّادَ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَعْلَمُهُنَّ مِنْ عَقْلِ مَنْ بَيْنَهُ وَمَنْ لَمْ يَغْفُلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر 3893، ص 553، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جدا مجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت کہنے کے لئے یہ کلمات سکھایا کرتے۔ ”پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کھل کلمات کی اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے دوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں“ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ دعا اپنے بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جوان سمجھ ہوتے ان کے گلوں میں لکھ کر لٹکادیا کرتے۔

(سنن ابوداؤد، عربی، جلد سوم باب کیف الرقی، حدیث نمبر 496، ص 177، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 276

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي

مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرُقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اغْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ هَرَكٌ (مسلم شریف، عربی، کتاب السلام، حدیث نمبر 5732، ص 975، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس دم کے الفاظ سناؤ۔ جس دم میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مسلم شریف، عربی، اردو، جلد سوم کتاب السلام، حدیث نمبر 5615، ص 168، مطبوعہ شبیر برادرزادہ لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 277

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ



الشَّيْطَانِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَمْرٍو يَعْلَمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ  
كَتَبَهَا فِي صَلَاتِهِ كَمَا عَلَّقَهَا فِي غُنْفِهِ

(ترمذی، عربی، الباب الدعوات، حدیث نمبر 3528، ص 804، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ  
کلمات کہے "عوذ بکلمات اللہ" الخ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ  
اس کے غضب و عذاب بندوں کی شر شیطانی دوسوں اور ان کے آ موجود ہونے  
سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حضرت  
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے  
لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد دوم، الباب الدعوات، حدیث نمبر 1450، ص 629، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

ف: بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے، ممانعت  
صرف ان تعویذات کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہذا ایسے مستحسن کام کو  
شرک و بدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے۔

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا بیان

حدیث شریف: 278

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي بِذَا أَبُو مَعْبُدٍ لَمْ أَنْكَرْهُ بَعْدَ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدیث نمبر 1316، ص 236، مطبوعہ

دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو (بن دینار) بیان کرتے ہیں۔ ابو معبد نے پہلے مجھے حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سنایا اور پھر بعد میں اس کا انکار کر دیا۔ (حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان یہ ہے) تکبیر (کی بلند آواز سن کر) ہمیں پتہ چل  
جاتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہو چکی ہے۔

(مسلم شریف، عربی، اردو، جلد اول، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدیث نمبر 1217، ص

458، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 279

وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ  
سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ  
صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ  
قَالَ عُمَرُو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبُدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ  
أُحَدِّثْ بِهَذَا قَالَ عُمَرُو قَالَ وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدیث نمبر 1317، ص 236، مطبوعہ

دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آ زاد کردہ غلام  
ابو معبد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں  
صرف تکبیر (کی بلند آوازوں کے ذریعے) نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہونے  
کا پتہ چلتا تھا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدیث نمبر 1218، ص

459، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور پاکستان)

عمرو کہتے ہیں 'کچھ عرصے بعد میں نے ابو معبد سے اس بات کا ذکر کیا تو  
انہوں نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا 'میں نے تمہیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو  
کہتے ہیں 'حالانکہ انہوں نے پہلے خود یہ حدیث سنائی تھی۔

حدیث شریف: 280

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ  
وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ  
حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ  
أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدیث نمبر 1318، ص 237، مطبوعہ

دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آ زاد کردہ غلام  
ابو معبد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔  
نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا  
معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میں یہ ذکر سنتا تو  
مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدیث نمبر 1219، ص

459، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور پاکستان)

حدیث شریف: 281

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي مَعْبُدٍ  
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ  
النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا  
بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

(بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر 841، ص 136، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو معبد (نافذ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جس وقت لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں معروف تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جس وقت ہا آواز بلند ذکر کرتا تھا۔

(بخاری، عربی، اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 798، ص 371، مطبوعہ شبیر برادرز)

لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 282

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَوةِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرُو قَالَ كَانَ أَبُو مَعْبُدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ عَلِيُّ وَاسْمُهُ نَافِذٌ

(بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر 842، ص 136، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی نماز مکمل ہونے کو تکبیر کی آواز سن کر پہچان لیتا تھا۔

(بخاری، عربی، اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 799، ص 371، مطبوعہ شبیر برادرز)

لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 283

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهْلِلُ  
فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ



الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ  
الْكَافِرُونَ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الرُّبَيْزِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِمْ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1341، ص 188، مطبوعہ دار السلام، ریاض)

(سودی عرب)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب  
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد ہلیل اس طرح فرماتے: لا الہ الا اللہ  
آخر تک اور فرماتے کہ نبی کریم ﷺ انہی کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے۔

(سنن نسائی، عربی، اردو، جلد اول، باب عدد الہلیل والذکر بعد التسليم، حدیث نمبر 1343)

ص 412، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا ثابت

ہوا۔

حدیث شریف: 284

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بُرَيْجٍ نَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى نَاسًا  
نَازًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ نَاوُثُونِي صَاحِبُكُمْ فَإِذَا  
هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجنائز، باب فی الدفن باللیل، حدیث نمبر 3164، ص 462، مطبوعہ

دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے یا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے  
سنا کہ انہوں نے فرمایا۔ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو  
رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے۔ اپنا ساتھی مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا  
آ رہی تھا جو بلند آواز سے ذکر الہی کیا کرتا تھا۔

(ابوداؤد، عربی، اردو، جلد دوم، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1387، ص 536، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

ف: آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل اور بہت خوب ہے کیونکہ یہ ریا سے  
بہت دور ہے لیکن بلند آواز سے ذکر کرنا بھی محض بے اصل نہیں ہے جبکہ اس میں ریا  
اور دکھاوانہ ہو۔ بلند آواز سے ذکر الہی کرنے والے پر آخری وقت رسول اللہ ﷺ  
نے کتنی شفقت فرمائی کہ اسے خود اپنی مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ واللہ تعالیٰ  
اعلم

## مسئلہ باغ فدک

حدیث شریف: 285

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُوَهَّبٍ ،  
أَلْهَمَدَانِي نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
وَالصَّدِيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ  
خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ أَلْ  
مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَعِيرُ شَيْئًا مِنْ  
صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِهَا  
الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَا عَمَلَنَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ وَمِنْهَا شَيْئًا  
(ابوداؤد، عربی، کتاب الخراج، حدیث نمبر 2968، ص 432، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ بن زبیر نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تخت جگر حضرت  
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے پیغام  
بھیجا۔ ان سے رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے  
حضور ﷺ کو مدینہ منورہ اور فدک میں عطا فرمایا تھا اور جو خیبر کے خمس سے باقی تھا۔  
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ہمارا کوئی  
دارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے مال سے آل محمد ﷺ کھاتے ہیں  
اور خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں ذرا سی تبدیلی بھی نہیں کروں گا اور  
اسی حال میں رکھوں گا جس حال میں وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھا اور  
میں اس میں عمل نہیں کروں گا مگر اسی طرح جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ پس  
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے  
سے بالکل انکار کر دیا۔

(ابوداؤد، عربی، جلد دوم، کتاب الخراج، حدیث نمبر 1194، ص 455، مطبوعہ فرید بک  
اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 286

حَدَّثَنَا الْمُعَنَّبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حِينَ تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَدَتْ أَنْ يَبْعَنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
فَيْسَأَلَنَهُ كُفْمَنَهُ بِالْمِيزَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهَوَ صَدَقَةٌ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الخراج، باب فی مفاہیہ رسول اللہ من الاموال، حدیث نمبر 2976، ص 434، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ارادہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے آٹھویں حصے کا ان کے لئے سوال کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بلکہ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے؟

(ابوداؤد، عربی، جلد دوم، کتاب الخراج، حدیث نمبر 1202، ص 485، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیاوی اموال فدک

غیر وغیرہ سے میراث نہ دی اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو۔ کیونکہ دنیاوی مال میں نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ وہ حضرات جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا تھا اور یہ حالات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بطور میراث حصہ نہ دینا قابل اعتراض تو نہیں ہے ہاں جس طرح آمدنی سے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ملا کرتا تھا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ملتا رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث شریف: 287

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ  
فَاتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَيُّكُمْ  
تَطِيبُ نَفْسَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ  
أَبَا بَكْرٍ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الامامة، باب ذکر الامامة والجماعة، حدیث نمبر 778، ص 106، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)



ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پر نور ﷺ کا وصال شریف ہوا تو انصار نے کہا ہم میں سے ایک صاحب کرام ہونا چاہئے اور مہاجرین میں سے ایک امیر۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پر نور ﷺ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔ تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونے پر راضی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے فرمایا کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہوں۔

(مشن نسائی، عربی اردو، جلد اول، کتاب الامۃ، حدیث نمبر 780، ص 238 مطبوعہ فریدک لاہور پاکستان)

نوٹ: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی بناء پر انبیاء کرام کے بعد افضل الناس ہیں۔ علماء اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام بنی نوع انسان میں افضل ترین انسان ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کے بہترین مظہر اور اسوہ رسول ﷺ کے بہترین نمونہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول آیت شریفہ ”وسيجبها الاتقي الذي... الخ“ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ آیت مذکورہ میں جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقی یعنی سب سے زیادہ

پرہیزگار فرمایا گیا ہے۔

مرتبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ ہے سید

ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں ثبوت کے سوا

امامت دو قسم کی ہے، صغریٰ اور کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے۔

امامت کبریٰ نبی ﷺ کی نیابت مطلقہ کہ حضور ﷺ کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اس امام کے لئے مسلمان آزاد و عاقل بالغ، قادر قریشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی علوی معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔ ان کا شرط کرنا ردافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امرائے مومنین خلفائے ثلاثہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں۔ حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا۔ مولیٰ علوی کیسے ہو سکتی ہیں۔ رہی عصمت تو انبیاء و ملائکہ کا خاصہ ہے جس کو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا ردافض کا مذہب ہے (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: نبی ﷺ کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کی پکی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔ (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے افضل بتائے گمراہ بد مذہب ہے۔

(بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔ اسی کو کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرت اجر کہ بارہا مفضول کے لئے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہمراہیان سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کے لئے پچاس کا اجر ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا بلکہ تم میں کے۔ تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کرام کے ہمسفر بھی نہیں ہو سکتے۔ زیادت در کنار کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم ﷺ کی صحابیت۔ اس کی نظیر بلاشبہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے

انعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انہیں کو زیادہ ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ: ان کی خلافت برتر تیب فضیلت ہے۔ یعنی جو عند اللہ افضل داعی و اکرام تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت برتر تیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سنی بننے والے لوگ کہتے ہیں۔ یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا ”لم اربع بقر یا یفری کفر یہ حتی ضرب الناس بطن“ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو فرمایا ”فی نزہ ضعف اللہ یغفر لہ“

عقیدہ: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسین و اصحاب بدر و اصحاب بیعت الرضوان کے لئے افضلیت ہے۔ اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ: تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل۔ ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ: کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بغض ہے۔ ایسا شخص رافضی ہے۔ اگرچہ چاروں خلفاء کو مسلمان مانے۔

عقیدہ: اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان

سے محبت نہ رکھے مردود و ملعون خارجی ہے۔ ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ دام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات کمرات و ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔ ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔ (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف: 288

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجَنِّيُّ  
وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي  
يُونُسُ عَنْ ابْنِ هَبَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَتَّفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا  
عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ  
بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ  
الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ  
الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ  
الرِّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ  
يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ

مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2371، ص 414، مطبوعہ دار السلام، ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے  
ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (ایک ہی قسم کی کوئی سی) دو چیزیں خرچ کرے  
اسے جنت میں یہ ندادی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ سب سے بہتر ہے  
(قیامت کے دن) نمازیوں کو نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا، مجاہدین کو  
جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو صدقہ کے دروازے  
سے بلایا جائے گا۔ جبکہ روزہ داروں کو ”باب الریان“ سے بلایا جائے گا۔ حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگرچہ ضروری نہیں کہ کسی  
شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان  
تمام دروازوں سے بلایا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم  
بھی ان لوگوں میں شامل ہو۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2267، ص 778، مطبوعہ شبیر  
برادرزلاہور پاکستان)

نوٹ: اس حدیث شریف سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان و  
عظمت واضح ہو رہی ہے۔



حدیث شریف: 289

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ أَدْعَى لِي أَبَا بَكْرٍ  
أَبَاكَ وَأَخَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّيَ  
مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا  
أَبَا بَكْرٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6181، ص 1051 مطبوعہ دار السلام)

ریاض سعودی عرب

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران مجھے ہدایت کی۔ اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی / میرے پاس بلواؤ تاکہ میں انہیں کوئی تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اور شخص (خلافت کا) آرزو مند ہو سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ میں (خلافت کا) زیادہ حق دار ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (خیالہ کے طور پر) قبول کریں گے۔

(مسلم شریف، عربی، جلد سوم کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6057، ص 298، مطبوعہ

شیر برادرزادہ اور پاکستان

ف: اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

اول یہ کہ حضور ﷺ نے اپنی ظاہری حیات ہی میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان فرمادیا تھا۔

دوم یہ کہ آپ ﷺ لکھنا جانتے تھے تبھی تو آپ ﷺ نے کچھ چیز لکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف: 290

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي  
شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ  
تَجِدِيْنِي فَأَيُّ أَبَا بَكْرٍ

(بخاری، عربی، کتاب الاحکام، حدیث نمبر 7220، ص 1243 مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ (سعید بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف) سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ (جبیر بن مطعم بن عدی نوفلی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ

کے حضور ایک عورت آئی اور اس عورت نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق کچھ کلام کیا تو حضور اقدس ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ آئے۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیں۔ اگر میں آپ ﷺ کے حضور حاضر ہوں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں گویا کہ اس عورت کی مراد حضور اقدس ﷺ کی ظاہری وفات مبارک تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آ جانا (اس حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہیں) (بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الاحکام، حدیث نمبر 2084، ص 935، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور) ف: اس حدیث میں بھی حضور ﷺ نے اپنی ظاہری حیات میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف واضح اشارہ فرمایا ہے۔

## بغض عثمان رضی اللہ عنہ بغض رحمن جل جلالہ

حدیث شریف: 291

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ  
وَاحِدٍ قَالُوا نَا غُثْمَانُ بْنُ زُفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَاجِبٍ قَالَ أُنِيَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ يُصَلِّي فَلَمْ  
يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ  
عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبَغِّضُ غُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ  
اللَّهُ

ترمذی، عربی، ابواب الناقب، حدیث نمبر 3709، ص 844، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب) ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! اس سے پہلے ہم آپ ﷺ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے بغض رکھتا ہے)

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الناقب، حدیث نمبر 1643، ص 708، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا اللہ تعالیٰ سے بغض و عداوت رکھنے کے مترادف ہے۔

## بغض علی رضی اللہ عنہ نفاق کی علامت ہے

حدیث شریف: 292

حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ

فَضِيلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي النَّضْرِ عَنِ  
الْبُسَاوِرِ الْجَمِيِّ عَنِ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ  
فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبَغِّضُهُ مُؤْمِنٌ وَفِي الْبَابِ  
عَنْ عَلِيٍّ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3717، ص 846، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

(ترمذی، عربی، جلد دوم، حدیث نمبر 1651، ابواب المناقب، ص 712، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

ف: مومن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھ نہیں سکتا اور منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کر نہیں سکتا۔

## مولیٰ علی کہنے کا ثبوت

حدیث شریف: 293

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا هُغَبَةُ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ  
أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ هَكَذَا هُغَبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقُلِيَ مَوْلَاهُ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3713، ص 845، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کوٹک ہے) نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی کے مولی ہیں۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1647، ص 710، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام مومنوں کے مولی ہیں۔ اسی لئے اہل ایمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مولیٰ علی کہتے ہیں اور مانتے ہیں۔

## شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف: 294

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُسَهَّرٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ



أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا وَاهْدِيهِ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3842، ص 869، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عسیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی۔ یا اللہ جل جلالہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1776، ص 755، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 295

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ حُلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمَصٍ وَثِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَثِيَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرُ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِيهِ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3843، ص 869، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ: حضرت ابو اور یس خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عسیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عسیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ اس پر عسیر نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ یا اللہ! ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1777، ص 755، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اکرم ﷺ کی دعا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے کئی لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی۔

حضرت عسیر رضی اللہ عنہ نے حمصیہ فرما کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے اپنی زبان سنبھالنا یعنی ادب کو ملحوظ رکھنا۔

## بیعت رضوان کی فضیلت

حدیث شریف: 296

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزَيْدُ ابْنُ حَالِدٍ الرَّفْلِيُّ  
أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ  
وَمَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 4653، ص 658، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے  
درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1226، ص 449، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

تمام بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں

حدیث شریف: 297

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ  
وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ  
سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى  
فَلَعَلَّ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ سَنَانٍ طَلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرِ  
فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 4654، ص 658، مطبوعہ دار السلام، ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ: موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد  
بن سلمہ، عاصم، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ راوی نے کہا کہ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے۔ ابن سنان  
راوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ کو مطلع فرمادیا تھا کہ جو چاہو عمل کرو میں نے  
تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1228، ص 450، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ بیعت رضوان کرنے والے اور

بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان مغفرت یافتہ اور قطعی جنتی ہیں۔ لہذا ان کے جنتی  
ہونے میں ذرہ برابر بھی کسی مسلمان کو شک نہیں ہونا چاہئے۔

جانثارانِ بدر و احد پہ لاکھوں درود

حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

## شان صحابہ کرام علیہم الرضوان

حدیث شریف: 298

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَّفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَذْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6487، ص 1113، مطبوعہ دار السلام، ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو برانہ کہو۔ میرے اصحاب کو برانہ کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی (غیر صحابی) شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک (صحابی) کی ایک مد بیکے اس کے بھی نصف (کوئی اناج خیرات کرنے کے ثواب) کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(مسلم شریف، عربی، اردو جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6362، ص 408، مطبوعہ

شیر برادرزادہ اور پاکستان)

ف: صحابی اور غیر صحابی اعمال میں برابر نہیں جب غیر صحابی اعمال میں صحابی رسول کے برابر نہیں ہو سکتا، تو پھر عام مسلمان اپنے نبی سے اعمال میں کیسے بڑھ سکتا ہے۔ البتہ یہ عقیدہ رکھنا کہ امتی بعض اوقات کثرتِ اعمال کے سبب نبی علیہ السلام سے سبقت لے جاتا ہے ایسا عقیدہ باطل اور مردود ہے۔

## صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں مت دو

حدیث شریف: 299

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ الَّذِي يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ

(ترمذی، عربی، کتاب المناقب، حدیث نمبر 3866، ص 873، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے

فرمایا۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بلا بھلا کہتے



ہیں تو کہو تمہاری شرارت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1800، ص 763 مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں دینے والے لوگوں پر رحمن جل جلالہ کی لعنت ہے۔

## فضائل مدینہ

حدیث شریف: 300

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ  
وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ  
الْحُمَّى يَقُولُ

كُلُّ أَمْرٍ مُصْبِحٌ فِي أَهْلِهِ  
وَالْمَوْتُ أَذْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ  
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ

أَلَا لَيْتَ هَعْرَى هَلْ أَبِيتَن لَيْلَةً  
بِوَادٍ وَخَوْلَى إِذْ خَرَوْ جَلِيلٍ  
وَهَلْ أَرَدَن يَوْمًا مِيَاهَ وَجَنَّةٍ  
وَهَلْ تَبَدُّونَ لِي شَامَةً وَطَفِيلٍ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ  
كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَهْذُ اللَّهُمَّ وَصِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِهَا  
وَصَاحِبِهَا وَانْقُلْ حُمَاكَ فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

(بخاری، عربی، کتاب المرض، حدیث نمبر 5654، ص 1001، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: امام مالک نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں ان دونوں کے پاس گئی اور اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے باپ تمہارا کیا حال ہے اور اے بلال رضی اللہ عنہ تمہارا کیا حال ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بخار ہوتا وہ فرماتے:

ہر صبح تو سرور ہے ال و عیال سے

نزدیک تیری موت ہے تیرے قسم نعال سے

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ان کا بخارا تر جاتا تو وہ فرماتے:

کاش میں ایسی دادی (دادی مکہ) میں رات بسر کرتا کہ میرے ارد گرد  
اذخر اور جلیل گھاس ہوتی، کیا میں کسی دن مجھ (یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر  
ایک جگہ ہے زمانہ جاہلیت میں وہاں بازار ہوتا تھا) کے پانیوں تک پہنچوں گا۔ کیا  
مجھے شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑوں کا نام ہے) خطابی نے تصویب کی کہ وہ  
دو چشمے ہیں) نظر آئیں گے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں  
رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو حضرت ابو بکر رضی  
اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمیں  
مدینہ منورہ محبوب کر دے جیسا کہ ہم مکہ مکرمہ سے محبت کرتے ہیں۔ یا اس سے بھی  
زیادہ محبت عطا فرما (آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی حتیٰ کہ آپ ﷺ کی سواری نے  
جب مدینہ منورہ کو دیکھا تو اس کی محبت میں رقص کرنے لگی) اے اللہ تعالیٰ! مدینہ  
منورہ کی آب و ہوا کو صحیح فرما دے اور ہمارے لئے اس کے مد اور صاع میں برکت  
عطا فرما اور اس کے بخار کو حقیقہ میں منتقل کر دے (اس کا نام مہیجہ تھا) ان کے رہنے  
والوں کو سیلاب بہا لے گیا تو اس کا نام حقیقہ رکھ دیا گیا)

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفرائض، حدیث نمبر 612، ص 299، مطبوعہ شبیر برادرز  
لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 301

وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْرَاهِيمُ عَنْ مُحَمَّدٍ  
النَّاسَمِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ  
سَمِعْتُ يُؤَنَسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ  
بِالْمَدِينَةِ ضَعْفَى مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3326، ص 575، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی  
اکرم ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ تعالیٰ! مدینہ میں مکہ سے دگنی برکت کر دے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3222، ص 268، مطبوعہ شبیر برادرز  
لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 302

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
نُعْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ  
بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ  
لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُمَا أَوْ يُقْتَلَ صَيِّدُهُمَا وَقَالَ  
الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً

عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَنْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَا وَائِهَا وَجَهْدَهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3318، ص 573، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ میں اس بات کو حرام قرار دیتا ہوں کہ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے یا کسی شکار کو قتل کیا جائے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے ”خیر“ (سب سے زیادہ بہتر ہے) کاش انہیں اس بات کا پتہ چل جائے جو شخص اس سے منہ موڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس میں اس کی جگہ دوسرے شخص کو لے کر آئے گا جو اس سے بہتر ہو اور جو شخص یہاں کی بھوک پیاس اور پریشانی پر صبر کرے گا (قیامت کے دن) میں اس کی شفاعت کروں گا (راوی کو شک ہے) کہ شاید آپ ﷺ نے یہ کہا تھا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(مسلم شریف، عربی، اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3214، ص 266، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 303

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَأْسَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَكَهَا مِنْ حُبِّهَا

(ترمذی، عربی، ابواب الدعوات، حدیث نمبر 3441، ص 786، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد دوم، ابواب الدعوات، حدیث نمبر 1368، ص 597، مطبوعہ فرید بک، لاہور پاکستان)

ف: مدینہ پاک کو کئی وجوہات کی بناء پر مکہ المکرمہ سے افضلیت حاصل ہے۔

۱۔ مکہ کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جبکہ مدینہ منورہ کے لئے حضور ﷺ کی دعا ہے۔

۲۔ مکہ کے لئے برکت اور مدینہ منورہ کیلئے دگنی برکت کی دعا ہے۔

۳۔ مدینہ منورہ میں مرنے پر شفاعت کا وعدہ ہے جبکہ مکہ المکرمہ میں

مرنے پر شفاعت کا وعدہ نہیں ہے۔



۴۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان مکہ المکرمہ سے محبت کرتے تھے جبکہ مدینہ منورہ سے دگنی محبت کرتے تھے۔

۵۔ آپ ﷺ کی سواری جب مدینہ پاک پہنچی تو سواری خوشی سے رقص کرنے لگتی اور آپ ﷺ کی رفتار تیز کر دیتے جبکہ مکہ المکرمہ کے بارے میں ایسی مثال نہیں ملتی۔

۶۔ مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم بتایا جبکہ مدینہ منورہ کو حضور ﷺ نے حرم بتایا۔

۷۔ مدینہ منورہ کے گرد و غبار کو میرے مولیٰ ﷺ نے شفا فرمایا۔

۸۔ مکہ میں بیت اللہ ہے جبکہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ قیامت تک آرام فرما رہے ہیں وہ جگہ جہاں حضور ﷺ آرام فرما رہے ہیں وہ جگہ بیت اللہ عرش و کرسی اور کائنات کی تمام جگہوں سے افضل ہے۔

## حجر اسود کی گواہی

حدیث شریف: 304

حَدَّثَنَا هَنَادُكُنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ  
الْخَطَّابِ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقْبَلْتُكَ وَأَعْلَمْتُ أَنَّكَ

حَجَرٌ وَلَوْ لَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ لَمَ أَقْبَلْتُكَ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الحج، حدیث نمبر 860، ص 213، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
ترجمہ:..... حضرت عباس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور  
ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے۔ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک  
پتھر ہے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے بھی نہ  
چومتا۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد اول، ابواب الحج، حدیث نمبر 844، ص 456، فریڈ بک لاہور پاکستان)  
ف: بعض حضرات صرف یہ حدیث شریف نقل کر کے لوگوں کو بتاتے ہیں  
کہ حجر اسود پتھر ہے۔ اس سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا حالانکہ ایسی بات نہیں۔  
دوسری حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

حدیث شریف: 305

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَه  
عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ

بِحَقِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

(ترمذی، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 961، ص 234، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس پر گواہی دے گا امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد اول، الباب الحج، حدیث نمبر 949، ص 500، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

ف: حجر اسود کی آنکھیں اور زبان ہوگی یہ چومنے والے کے ایمان اور نفاق کی گواہی دے گا یعنی قیامت کے دن اہل ایمان کے لئے نفع بخش اور منافق کے لئے نقصان کا باعث ہوگا۔

نعت پاک مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف: 306

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانِ بْنِ كَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ

انْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ لَمْ التَّمْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحِبَّ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيْدُهُ يَفُوحُ الْقُدْسُ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب الرخصة فی النشأ، حدیث نمبر 717، ص 99، مطبوعہ

دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی (حضور ﷺ کی ذات گرامی) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کیا تم نے حضور سرکارِ دو عالم ﷺ سے نہیں سنا (جب میں آپ ﷺ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ ﷺ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے تھے۔ یا اللہ تعالیٰ میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ساتھ ان کی مدد فرما۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں۔

(سنن نسائی، عربی، اردو، جلد اول، باب الرخصة فی النشأ، حدیث نمبر 719، ص

(219، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 307

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمَصِينِيُّ نَا ابْنُ أَبِي  
الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهَشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ  
لِحَسَنَ وَحُسَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ  
فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ  
مَعَ حَسَنَ مَا نَفَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5015 ص 705، مطبوعہ دارالسلام ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ  
عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر ان کی ہجو کرتے جنہوں  
نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک روح  
القدس (جبریل امین) بھی حسان کے ساتھ ہے جب تک رسول اللہ ﷺ کی طرف  
سے لڑتے رہیں گے۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث نمبر 1580، ص 570، مطبوعہ فرید بک  
لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے نعت خوانی کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ احادیث ان  
بد مذہبوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں جو نعت خوانی اور محفل میلاد کی مجالس کو بدعت  
سے تعبیر دیتے ہیں۔

محفل نعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خود میرے سولی ﷺ نے حضرت  
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنے منبر اقدس پر خود بٹھایا اور نعت شریف پڑھنے کا  
حکم دیا اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ کریم! روح القدس (جبریل  
علیہ السلام) کے ذریعہ حسان کی مدد فرما۔

علامہ عبدالمعطفی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نعت خوانی کا انکار کر کے  
قرآن خوانی پر زور دینے والے کوئی بڑے سے بڑا محدث مجھ کو بتادیں؟ کہ کیا محفل  
حسن قرأت کے لئے بھی کبھی حضور ﷺ نے یہ اہتمام فرمایا؟ کیا کبھی محفل حسن  
قرأت میں موجود قاری کے لئے بھی ایسی دعائیں دی ہیں؟

مجھے امید ہے کہ اگر بد مذہب تعصب کی عینک اتار کر ان احادیث کا  
مطالعہ کریں تو ان میں نور سعادت کی ادنیٰ سی کرن بھی ہوگی تو انشاء اللہ ان کے  
سینوں کے بند دروازے کھل جائیں گے۔



## مومن کی قوت سماعت

حدیث شریف: 308

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ أَطْلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلْبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ  
رَبُّكُمْ حَقًّا فَبَقِيلَ لَهُ تَدْعُونَا أَمْوَانًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ  
مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ۔

(بخاری، عربی، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 1370، ص 220، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے کنوئیں والوں (یعنی مشرکین مکہ جو بدر میں قتل ہوئے) پر جھانکا اور فرمایا تم نے اس چیز کو حق پایا جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرمایا تھا آپ ﷺ سے عرض کیا گیا (اور قائل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں) کیا آپ مردوں کو پکار رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم سے زیادہ سننے والے نہیں اور لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

(بخاری، عربی، اردو، جلد اول، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 1282، ص 556، مطبوعہ شبیر برادر

لاہور پاکستان)

ف: جب کافر مرنے کے بعد زندوں سے زیادہ سنتا ہے تو پھر مومن بعد از وصال کس قدر سنتا ہے اور پھر انبیاء کرام علیہم السلام کی بعد از وصال قوت سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

حدیث شریف: 309

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا  
انْصَرَفُوا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنۃ و النعمۃ، حدیث نمبر 7، 72، ص 1243، مطبوعہ دار السلام،

ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ واپس جاتے ہیں تو ان کے قدموں کی چاپ بھی سنتا ہے۔

(مسلم شریف، عربی، اردو، جلد سوم، کتاب الجنۃ و النعمۃ و الصلۃ و الصیام و الحج، حدیث

نمبر 7087، ص 643، مطبوعہ شبیر برادر لاہور پاکستان)

ف: عام میت زمین کے اندر من و مٹی تلے دفن ہونے کے باوجود واپس

پلٹنے والے لوگوں کے قدموں کی چاپ سنتا ہے تو اہل اللہ تعالیٰ کی قوتِ سماعت کا اسی عالم ہوگا۔

حدیث شریف: 310

حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ كُنَّا هَشَامَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْرٍ عَنْ هَانِيٍّ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَعَ مِنْ دُفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ بِالتَّغْيِثِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بُحَيْرُ بْنُ رِيسَانَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 3221، ص 470، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... عبد اللہ بن بحیر نے ہانی مولى عثمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو وہاں کھڑے ہو کر فرماتے۔ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی مانگو کیونکہ اب اس سے سوالات ہوں گے۔ امام داؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اسے بحیر بن ريسان نے روایت کیا ہے۔

(ابوداؤد، عربی، جلد دوم، حدیث نمبر 1444، ص 556، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: میت کو دفن کرنے کے بعد وہاں کھڑے ہو کر ذکر اللہ و استغفار کرنے

کا حکم ہے لہذا تدفین کرنے کے بعد بغیر ذکر اللہ کے جلدی نہیں پلٹنا چاہئے بلکہ وہاں ٹھہر کر استغفار کرنا چاہئے۔

کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات

مسلمانوں پر چسپاں کرنے والے

حدیث شریف: 311

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ هَرَارَ خَلْقِ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلَوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔

(بخاری، عربی، کتاب استنباط المرتدین، باب قل الخوارج، ص 1194، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو اللہ عزوجل کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ وہ آیات جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں (ان کی تاویل کر کے) مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں (خارجی کون ہیں) کتاب ”اہل سنت و جماعت حقیقت کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں“

(بخاری، عربی، اردو، جلد سوم، کتاب استنباط المرتدین، ص 804، مطبوعہ شیعہ برادرز

لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 312

حَدَّثَنَا الْقَنْبِيُّ نَائِزُ بْنُ ابْنِ أَهْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ  
هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى  
أُولَى الْأَنْبَابِ قَالَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ  
الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَاخْذَرُوهُمْ۔

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب العبادات، حدیث نمبر 4598، ص 650، مطبوعہ دار السلام، ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ:..... قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وہی ذات ہے  
جس نے تم پر کتاب اتاری جس میں کچھ واضح آیتیں ہیں۔ یہی کتاب کی اصل ہیں  
اور دوسری متشابہ ہیں (۶:۱۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو  
متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ ذکر نے (قرآن مجید  
میں) نام لیا ہے کہ ان سے بچ کر رہا کرو۔

(ابوداؤد، عربی، اردو، جلد سوم، کتاب السنہ حدیث نمبر 1174، ص 430، مطبوعہ فرید اشال

لاہور پاکستان)

ف: سنت کے مخالفین کی یہ دوسری نشانی بیان ہوئی جو اصطلاح شرع میں  
بدعت ہے کہ بدعتی اور گمراہ گمراہ قرآن مجید کی متشابہ آیات کو من مانے مفہوم و مطالب  
کے قالب میں ڈھال کر بے خبر لوگوں کو دھوکا دیتے اور اپنی علاقگی کا بسکہ جمایا کرتے  
ہیں۔ یہ بیماری آج خوب زوروں پر ہے بلکہ ان سے تجاوز کر کے حکمت کے مفہوم  
میں اہل حق سے اختلاف کر کے فروع سے لے کر اصول تک میں زور و شور سے  
دھاندلی کر رہے ہیں۔ عقیدہ توحید رسالت کے خانہ ساز مفہوم گمراہ کر ایک مدت  
سے اہلسنت و جماعت کو بے دھڑک مشرک ٹھہرایا جا رہا ہے۔ خوارج کی مردہ  
پڈیوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انہیں  
مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے۔ بتوں کے حق میں جو  
آیتیں نازل ہوئی تھیں انہیں انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر ڈھالا جا رہا ہے۔  
اس ستم ظریفی پر ان میں سے ایک بھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنی  
عاقبت کے لئے کیسا سرمایہ جمع کر رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ کاش! ایسے لوگوں  
کی آج ہی آنکھیں کھل جائیں درندہ کل جب کھلیں تو فائدہ کیا ہوگا؟

تفسیر بالزء کا وبال

حدیث شریف: 313

ابْنُ هَالَلٍ نَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي



حَزْمٌ أَخُو حَزْمِ الْقَطْعِيِّ كُنِيَ أَبُو عَمْرٍاءَ الْجَوْنِيُّ عَنْ  
جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ  
أَخْطَأَ.

(ترمذی، عربی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 2952، ص 663، مطبوعہ دار السلام، ریاض)

(سودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا  
ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔

(ترمذی، عربی، اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن حدیث نمبر 862، ص 351، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

## قیام تعظیسی کا بیان

حدیث شریف: 314

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا هُغْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حَكِيمٍ

سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ  
عَلَى جِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوُؤُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5215، ص 732، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی

اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی حکیم  
پر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلوایا۔ وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے  
تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس  
وہ آئے اور آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔

(ابوداؤد، عربی، اردو، جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1774، ص 638، مطبوعہ فرید بک اشاف

لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ کرام کی طرف  
مخاطب ہو کر فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ سرداری  
اور بہتری کے لفظوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ تعظیسی قیام کا حکم دیا گیا تھا۔ بعض  
حضرات کا خیال ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ گدھے پر سوار ہو کر بارگاہ  
رسالت ﷺ میں حاضر ہو رہے تھے تو آپ ﷺ نے بعض صحابہ کرام کو ان کی طرف  
کھڑے ہونے کے لئے فرمایا کہ انہیں گدھے سے اتار لاؤ۔ ان کے نزدیک

تعظیمی قیام تو مکروہ ہے اور یہ ضرورت کے تحت کھڑا ہونا تھا۔ یہ قیاس درست معلوم نہیں ہوتا کہ ایک ایسا معزز سوار بیماری کی حالت میں گدھے پر سوار ہو کر آئے جو خود اترنے سے بھی مجبور ہو اور اس کے ساتھ اپنوں میں سے ایک دو آدمی بھی نہ ہوں۔ یقیناً ان کے ساتھ ان کے عزیزوں میں سے کئی افراد ہوں گے۔ دریں حالات انہیں اتارنے کے لئے حکم نہیں دیا بلکہ تعظیماً کھڑے ہونے کے لئے ہی فرمایا ہوگا اور اس میں کوئی قباحت نظر بھی نہیں آتی کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ اپنی نعت جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ تعظیم تو رہی ایک طرف ازراہ شفقت اپنے کسی عزیز اور پیارے کے لئے فرط محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شانہ اقدس میں حاضر ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ محبت میں کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے یا جیسے ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا رضاعی باپ آیا تو آپ ﷺ نے چادر مبارک بچھا دی اور انہیں ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی ماں آئی تو انہیں بھی ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی بھائی آیا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اسی طرح بعض روایات میں حضور ﷺ کا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے کھڑا ہونا آیا ہے۔ دریں حالات فرط محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے اور ضرورتاً کھڑے ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔ پھر قیام کرنا اس کے لئے مکروہ ہے جو چاہے کہ لوگ

میرے لئے تعظیماً کھڑا ہوا کریں اور کھڑے نہ ہوں تو وہ ناراض ہو۔ ایسے شخص کے لئے قیام نہ کرنا بہتر اور قیام کرنا مکروہ ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 315

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ  
شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ  
قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5216، ص 732، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ..... محمد بن بشار محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ نے انصار سے فرمایا۔ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(ابوداؤد، عربی، اردو جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1775، ص 639، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 316

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عُثْمَانُ  
بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ  
الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ  
الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَهْبَةَ

سَمْتَاوَدَ تَلَا وَهَدْيَا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذَرْ  
الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالذَّلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا  
دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَآخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي  
مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَآخَذَتْ بِيَدِهِ  
فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5216، ص 732، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ..... حسن بن علی اور ابن بشار عثمان بن عمر اسرائیل میسرہ بن حبیب، منہال بن عمرو عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے کسی کو بھی زیادہ مشابہت رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ چال و حال بات چیت اور شکل و شباهت میں۔ حسن بن علی نے حدیث دیکھا کہ آیا اور السمست والہدی والدک کا ذکر نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت فاطمہ کرم اللہ وجہہ نے زیادہ۔ جب وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ ان کے لئے کھڑے ہوتے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔ جب حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ دست اقدس کو پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے پاس بٹھاتیں۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1776، ص 639، مطبوعہ فرید بک

حدیث شریف: 317

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ۖ اَلْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهَبٍ  
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ  
أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
جَالِسًا يَوْمًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ  
فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ لَهَا هَقٌّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ  
الْآخَرَ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5145، ص 723، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ..... عمرو بن حارث نے عمر بن سائب سے روایت کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کا رضاعی باپ آ گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو ان کے لئے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر رضاعی بھائی آ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اسے اپنے سامنے بٹھالیا۔

(ابوداؤد، عربی، جلد سوم ابواب فی البر الوالدین حدیث نمبر 1704، ص 616، مطبوعہ فرید بک



اور اس پر بیشمار نصیب کرنا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے (قبر) بیان کی گئی تھی۔

(مسلم شریف، عربی دارود، جلد اول، کتاب البنا کر، حدیث نمبر 2136، ص 733، مطبوعہ مشعر  
بازار لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 319

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خُذْرٌ وَوَكَيْعٌ جَمِيعًا عَنْ  
شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جُمُورَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ جَوَلْتُ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَطَيْفَةُ حَفَرَاءَ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو جُمُورَةَ أَسْفَهُهُ نَصْرُ بْنُ  
عَفْرَانَ وَأَبُو الْثِيَّاجِ وَأَسْفَهُهُ يَزِيدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ مَآثٍ بِسَوْخٍ  
(مسلم شریف، عربی، کتاب البنا کر، حدیث نمبر 2241، ص 389، مطبوعہ دارالاسلام، ریاض  
سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی

اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر سرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

(مسلم شریف، عربی دارود، جلد اول، کتاب البنا کر، حدیث نمبر 2136، ص 733، مطبوعہ مشعر  
بازار لاہور پاکستان)

نہ: جب اپنے بزرگوں والدین سر دار اور استاد کی کھڑے ہو کر تعلیم  
کرنے کا حکم ہے تو صلوٰۃ و سلام پڑھتے وقت ٹھیک کھڑا ہونا کیے ممنوع ہو سکتا ہے۔  
اہل حضرت علیہ السلام فرماتے ہیں:

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعلیم کی  
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

مزارات کی تعمیر اور غلاف کا بیان

حدیث شریف: 318

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
جَعْفَرٍ السَّمُورِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ  
قَالَ فِي مَرَجِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْأَخْدَوُ الْإِنِّي لَخَدَا  
وَأَنْصَبُوا عَلَيَّ اللَّيْلَ نَضْبًا كَمَا ضَمَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

(مسلم شریف، عربی، کتاب البنا کر، حدیث نمبر 2240، ص 389، مطبوعہ دارالاسلام، ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جس مرض میں

انتقال ہوا۔ انہوں نے اسی بیماری کے دوران یہ وصیت کی کہ میرے لئے لحد بنانا